اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مسمّٰی بنام تاریخی
الملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
رحمۃ اللہ علیہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت
(مع تخریج وتسہیل)
(حصہ اوّل)
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار اہلسنّت مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفےٰ رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمٰن
پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
مکتبۃ المدینہ
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
SC1286

اعلیٰ حضرت مجدِّدِ دین وملّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنام تاریخی

اَلْمَلْفُوظ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(حصہ اوّل)

مؤلف

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ناشر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اہرامِ مصر[1] کس نے بنائے؟

مؤلف: مصر کے میناروں کا تذکرہ ہوا، اس پر فرمایا:

ارشاد: ان کی تعمیر حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے چودہ ہزار برس پہلے ہوئی۔[2] نوح علیہ السلام کی اُمت پر جس روز عذابِ طوفان نازل ہوا ہے، پہلی رجب تھی بارش بھی ہو رہی تھی اور زمین سے بھی پانی ابل رہا تھا بحکمِ ربُّ العالمین نوح علیہ السلام نے ایک کشتی تیار فرمائی جو ۱۰ رجب کو تیرنے لگی۔ اس کشتی پر ۸۰ آدمی سوار تھے جس میں دو نبی تھے (حضرت آدم وحضرت نوح علیہما السلام) حضرت نوح علیہ السلام نے اس کشتی پر حضرت آدم علیہ السلام کا تابوت رکھ لیا تھا اور اس کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب عورتوں کو بٹھایا تھا۔ پانی اس پہاڑ سے جو سب سے بلند تھا ۳۰ ہاتھ اونچا ہو گیا تھا دسویں محرم کو چھ ماہ کے بعد سفینہ مبارکہ جودی پہاڑ پر ٹھہرا۔ سب لوگ پہاڑ سے اُترے اور پہلا شہر جو بسایا اس کا "سُوقُ الثَّمانِين" نام رکھا۔ یہ بستی جبلِ نہاوند کے قریب متصلِ موصل واقع ہے، اس طوفان میں دو عمارتیں مثل گنبد ومنارہ باقی رہ گئی تھیں جنہیں کچھ نقصان نہ پہنچا۔ اُس وقت روئے زمین پر سوائے ان کے اور عمارت نہ تھی، امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم) سے انہیں عمارتوں کی نسبت منقول ہے "بُنِيَ الْهَرَمَانُ...... اَلنَّسْرُفِي سَرْطَانْ" یعنی دونوں عمارتیں اس وقت

---

[1] مصر کے مثلث نما میناروں کو اہرامِ مصر کہا جاتا ہے، یہ مینار دریائے نیل سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ .... عِلْمِیہ [2] خط کشیدہ عبارت سہوِ کاتب معلوم ہوتی ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت چند سطریں بعد خود ہی فرما رہے ہیں کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال ..... عِلْمِیہ

بنائی گئیں جب ستارہ نسر نے برج سرطان میں تحویل کی تھی۔ نسر دو ستارے ہیں: نسرِ واقع ونسرِ طائر اور جب مطلق بولتے ہیں تو اس سے نسرِ واقع مراد ہوتا ہے۔ ان کے دروازے پر ایک گدھ کی تصویر ہے اور اسکے پنجہ میں گنگچہ ہے جس سے تاریخِ تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ کہ جب نسرِ واقع برجِ سرطان میں آیا اس وقت یہ عمارت بنی جس کے حساب سے بارہ ہزار چھ سو چالیس سال ساڑھے آٹھ مہینے ہوتے ہیں کہ ستارہ چونسٹھ برس قمری سات مہینے ستائیس دن میں ایک درجہ طے کرتا ہے اور اب برجِ جدی کے سولھویں درجہ میں ہے تو جب سے چھ برج ساڑھے پندرہ درجے سے زائد طے کر گیا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں کہ ان کی آفرینش (یعنی تخلیق) کو سات ہزار برس سے کچھ زائد ہوئے۔ لاجرم (یعنی ضرور) **یہ قومِ جن کی تعمیر** ہے کہ پیدائشِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ساٹھ ہزار برس زمین پر رہ چکی ہے۔

آدمِ ثانی کون؟

عرض: حضور! انہیں ۸۰ انسانوں کی اولاد ہو کر دنیا بڑھی؟

ارشاد: پسماندگانِ طوفان سے کسی کی نسل نہ بڑھی صرف نوح علیہ السلام کی نسل تمام دُنیا میں ہے۔ قرآنِ عظیم فرماتا ہے:

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ O (پ ۲۳، الصافات: ۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی۔

اسی لئے انہیں **آدمِ ثانی** کہتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان للحقی، سورۃ ھود تحت الآیۃ ۴۸)